کتابچہ
نمبر 6

# عظمتِ سادات

صحاح ستہ میں سے سنن نسائی کے مولف اہلسنت محدث

# امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی

کی شہرہ آفاق کتاب

## خصائصِ علی کی تلخیص

مُرتّب : سید محمد حسن شاہ چشتی قادری
(صوبائی جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ
پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی
(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)
https://www.youtube.com/@Ittehad_Bein_ul_Sadat_Pakistan
haq.dopasi.786@gmail.com
Contact No. 0301-2115588 0311-2115588

# مقدمہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایک حدیث نبوی ﷺ منقول ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

"جو شخص میری قرابت داری کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی حفاظت فرماتا ہے"۔

(استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول وذوی الشرف ج ۱ ص ٤٣٥)

علامہ ابو بکر حضرمی لکھتے ہیں: "سیدنا علی بن الحسین (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے پاس صحابہ کرام ﷺ کی ایک جماعت اُن کی تیمارداری کے لیے آئی اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے فرزند آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: عافیت میں ہوں اور بہتر ہوں، پھر فرمایا: آپ سب حضرات کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: واللہ! ہماری صبح آپ کی محبت اور مودت میں ہوئی۔ آپ نے فرمایا: جس شخص نے ہم اہل بیت سے محبت کی اللہ تعالیٰ اُسے اُس دن گھنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا، اور جس شخص نے مکافات کے طور پر ہم سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کو مکافات (بدلے) میں جنت عطا فرمائے گا، اور جس شخص نے دنیوی غرض سے ہم سے محبت کی اللہ تعالیٰ اُس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا"۔ (رشفۃ الصادی ص ۹۳)

مندرجہ بالا حدیث پر واقعاً عمل کرنے والے علماء کرام اور محققین میں امام نسائی کا نام سر فہرست ہے۔ ان کی شہرہ آفاق تصنیف "خصائص علیؓ" میں بیان کردہ حضرت علیؓ کے فضائل جو احادیث نبویؐ پر مشتمل ہیں۔ ہر طرح سے مستند اور صحیح ہیں۔ علامہ نسائی نے تمام صحابہ کے فضائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے۔ حضرت سیدنا علی کی جو خصوصیات جمع کی ہیں وہ اپنے سلسلہ اسناد کے لحاظ سے انتہائی جید و عمدہ ہیں۔

خصائص امام نسائی کی تلخیص پیش خدمت ہے جو امام نسائی کی عقیدت کی ترجمان اور آپ کی شہادت کی اصل وجہ بنی۔ خصائص علی کے حوالے سے ہم نے زیادہ تر استفادہ مکتبہ العصریہ سعودی عرب کے نسخے سے کیا۔ جسے مشہور اہلحدیث عالم ابو عبد اللہ سلفی نے مرتب کیا۔ اسکے علاوہ اردو کے حوالے سے محترم جناب صائم چشتی، طاہر گیلانی، نوید احمد ربانی اور مفتی ظہور احمد فیضی کے تراجم سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ظہور احمد فیضی صاحب نے خصائص کی تفصیلی شرح بھی تحریر کی ہے۔

اس کتاب میں کل صحیح اور مستند ۱۹۱احادیث مختلف طرق اور سندوں سے بیان کی ہیں۔ لیکن ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف ایک سند پر اکتفا کیا، مثلاً حدیث منزلت موسیٰ وہارون ۱۸ صحابہ کرام سے بیان کی گئی ہیں ہم نے صرف ایک کو لیا ہے۔ اس طرح ہم نے اس ضخیم کتاب سے صرف ۳۳ احادیث منتخب کی ہیں۔

# امام نسائی کے مختصر حالات زندگی ولادت و سلسلہ نسب

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحرین سنان بن دینار نسائی ۲۱۵ھ میں خراسان کے شہر نساء میں پیدا ہوئے امام نسائی کے سالِ ولادت میں مورخین کو اختلاف ہے۔ مگر امام نسائی خود اپنا سن پیدائش ۲۱۵ھ سے فرماتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۵ سال کی عمر میں امام نسائی نے علم حدیث کی تحصیل شروع کی۔ سب سے پہلے وہ قیتبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک سال دو ماہ ان کے پاس رہ کر علم حدیث حاصل کیا اس کے بعد دوسرے اساتذہ حدیث کی طرف رجوع کیا۔

امام نسائی نے دور دراز شہروں نیز کئی ممالک میں اکتساب علم حدیث کے لیئے سفر کئے۔ آپ نے جمع احادیث کے لئے بھی حجاز عراق، ایران، شام اور مصر کے دورے کئے اور بالآخر مصر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

## اساتذہ اور مشائخ :

امام نسائی نے اپنے وقت کے نادر اور یگانہ روزگار مشائخ سے علم حدیث حاصل کیا جن میں ان حضرات کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

قیتبہ بن سعید، اسحٰق بن راہویہ، ہشام بن عمار، عیسیٰ بن زغبہ، سوید بن نصر محمود بن غیلان علی بن حجر، سلیمان بن اشعث، امام اسماعیل بخاری۔

امام نسائی ملیح رنگ کے نہایت خوبصورت شخص تھے بے حد توانا اور جسیم تھے ان کے بدن پر عموماً خون کی سرخی دوڑتی رہتی تھی۔ ان کا دستر خوان انواع واقسام کے لذیذ کھانوں سے پر رہتا تھا۔ خوش وضع و خوش پوشاک تھے قیمتی اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔

## عبادت وریاضت :

امام نسائی بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار صوم داؤدی طریقہ کو اپنایا ہوا تھا طبیعت اور مزاج میں حد درجہ استغنا تھا اس لئے حکام کی مجلس سے ہمیشہ احتراز کرتے تھے ساری ساری رات عبادت میں گزارا کرتے تھے۔ طبعاً فیاض تھے مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر رہا کرواتے تھے۔ ساری زندگی اسوہ رسول ﷺ کو

اپنانے اور اخلاق صالحین کے تخلق میں گزاری۔ یہاں تک کہ دمشق میں دشمنان دین کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔

## امام نسائی کی علمی جلالت ومقام

امام ابن عدی نے لکھا ہے:

"محدث منصور اور امام طحاوی نے فرمایا: کہ امام نسائی مسلمانوں کے ائمہ میں سے ایک امام تھے"۔

(الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۲۳۶)

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"جن لوگوں کا علم حدیث میں شمار ہوتا ہے، امام نسائی اپنے زمانہ میں اُن سب سے مقدم تھے"۔

(معرفۃ علوم الحدیث ص ۸۳)

ابو عبدالرحمان سلّمی اور محدث سہمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہم نے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ جب امام نسائی اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہا حدیث بیان کریں تو آپ ان دونوں میں سے کس کو مقدم سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابو عبدالرحمان (یعنی امام نسائی) کو ان کی کوئی مثال نہیں ہے، میں کسی کو بھی اُن پر مقدم نہیں سمجھتا اور تقویٰ و پرہیز گاری میں بھی اُن کی کوئی نظیر نہیں"۔

(سوالات السھمی للدار قطنی ص ۱۱۱)

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"حافظ ابن طاہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن الزنجانی سے ایک راوی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اُسے ثقہ (معتبر) قرار دیا، میں نے کہا: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ فرمایا: بیٹے ارجال حدیث کے متعلق امام نسائی کی شرط امام بخاری اور امام مسلم سے بھی زیادہ سخت ہے۔ امام ذھبی فرماتے ہیں: یہ قول حق ہے! بیشک امام نسائی نے بخاری اور مسلم کے بعض راویوں کو بھی ضعیف قرار دیا ہے"۔

(سیر أعلام النبلاء ج ۱۱ ص ۱۹۹، تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۹۵)

علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"تیسری صدی کے اختتام پر امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی شخص حافظ الحدیث نہیں تھا، وہ عللِ حدیث اور راویوں کے احوال کے لحاظ سے امام مسلم، امام ابوداود اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہم سے زیادہ ماہر تھے اور امام بخاری اور امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہما کے پائے کے محدث تھے"۔

(سیر أعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱ص ۲۰۰)

امام دار قطنی:

كان ابن الحداد كثير الحديث ولم يحدث عن غير النسائي وقال: جعلته حجة بيني وبين الله تعالى

امام دار قطنی فرماتے ہیں ابن الحداد کثیر الحدیث تھے، نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی، کہتے ہیں کہ میں نے نسائی کو اپنے اور اللہ کے درمیان حجت بنایا ہے۔

(طبقات الشافعیہ ۲/۱۱۳، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۰۰، البدایۃ ۱۱/۱۲۳ )

اللہ تعالیٰ نے امام نسائی کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا، یہاں تک کہ ذہبی نے انہیں امام مسلم سے بڑا حافظ حدیث کہا ہے:۔

ابن یونس مصری: كان النسائي إماما في الحديث ثقة ثبتا حافظا

" ابن یونس مصری کہتے ہیں: نسائی امام حدیث، ثقہ، عادل اور حافظ تھے"۔ (البدایہ ۱۲۳)

علامہ سبکی:

سألت شيخنا أبا عبد الله الذهبي الحافظ وسألته أيهما أحفظ مسلم بن الحجاج صاحب الصحيح أو النسائي

فقال: النسائي

سبکی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاذ حافظ ذہبی سے پوچھا کہ صاحب صحیح مسلم بن الحجاج اور نسائی میں سے کون زیادہ حدیث کا حافظ ہے، توانہوں نے جواب میں کہا: "نسائی۔"

(طبقات الشافعیہ ۲/۸۴)

حافظ سیوطی:

الحافظ أحد الحفاظ المتقنين" حافظ سیوطی کہتے ہیں: نسائی ایک پختہ حافظ حدیث ہیں"۔

(حسن المحاضرۃ ۱/۱۴۷)

## تصانیف:

امام نسائی نے کثرت مشاغل کے باوجود متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے چند کے نام ذیل میں درج ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱)السنن الکبریٰ | (۲) المجتبیٰ | (۳) خصائص علی | (۴)مسند علی |
| (۵) مسند مالک | (۶) مسند منصور | (۷) فضائل الصحابہ | (۸) کتاب المدلسین |
| (۹) کتاب الضعفا | (۱۰) کتاب الاخوۃ | (۱۱) کتاب الجرح والتعدیل | (۱۲) مسیخۃ النسائی |

امام نسائی نے ابتداء میں حدیث کی ایک کتاب تالیف کی جس کا نام سنن کبریٰ رکھا جس کے متعلق سید جمال الدین کا فرمان ہے کہ یہ عظیم کتاب ہے اور طریق حدیث کے جمع وبیان مخرج ہیں آج تک اس کتاب کی کوئی نظیر سامنے نہیں آتی۔ امام نسائی کی یہ کتاب صحاح ستہ میں زبردست اہمیت کی حامل ہے بعض مشاہیر علما، حدیث کہتے ہیں کہ سنن نسائی امام بخاری اور امام مسلم دونوں کے طریقوں کی جامع ہے۔ لیکن علماء فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب افادیت میں ان کی کتابوں سے بڑھ کر ہے۔ بعض محدثین سنن نسائی کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ بعض مغربی محدثین نے تصریح کی ہے کہ امام نسائی کی کتاب امام بخاری کی صحیح سے زیادہ معتبر ہے اور محدث بن احمر نے اپنے بعض مشائخ سے یہاں تک روایت کیا ہے کہ سنن نسائی علم حدیث کی تمام مصنفات میں سب سے افضل ہے اور کتب اسلامیہ میں سنن نسائی اپنی نظیر نہیں رکھتی۔

## خصائص کے متن پر ماہرین حدیث کی آراء

خصائص کے متن اور اسناد پر انتہائی اختصار کے ساتھ چند جید علما کے تاثرات پیش خدمت ہے۔

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَوْعَبُ مَنْ جَمَعَ مَنَاقِبَ عَلِي مِنَ الْأَحَادِيثِ الْجِيَادِ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الْخَصَائِصِ

"اور جنہوں نے مناقب علی المرتضیٰؓ میں سب سے زیادہ جامع اور عمدہ احادیث پر مشتمل کتاب جمع فرمائی، وہ امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ ہیں، جن کی کتاب "خصائص علیؓ" ہے۔ (فتح الباري ج ۷ ص ۴۳۸ وط: ج ۸ ص ۴۲۵)

نیز انہوں نے فرمایا:

وتتبع النَّسَائِيُّ مَا خُصَّ بِهِ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ، فَجَمَعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا، بِأَسَانِيدَ أَكْثَرُهَا جِيَادٌ.

"امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ نے دوسرے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سیدنا علیؓ، کے خصائص میں جستجو فرمائی تو انہوں نے اِس سلسلہ میں بہت کچھ جمع کر لیا، ایسی سندوں کے ساتھ جو اکثر عمدہ ہیں"۔
(الإصابة في تمييز الصحابة ج ٤ ص ٤٦٥)

۲۔ علامہ عبدالرحمان مبارکپوری لکھتے ہیں:

وَلِلنِّسَائِي رِسَالَةٌ طَوِيْلَةُ الذَّيْلِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ، وَعَلَيْهَا نَالَ الشَّهَادَةَ فِي دِمَشْقَ مِنْ أَيْدِي نَوَاصِبِ الشَّامِ، لِفَرْطِ تَعَصُّبِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ معه رضي الله عنه

"امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے مناقب میں عظیم الشان رسالہ ہے، اسی رسالہ کی بدولت وہ دمشق میں شام کے ناصبیوں، جو سیدنا علیؓ کے تعصب اور عداوت میں شدید تھے، کے ہاتھوں مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے"۔ (مقدمة : تحفة الأحوذي ص ١١١)

۳۔ بخاری، مسلم و صحاح ستہ کے مایہ ناز اہل حدیث مترجم نواب صدیق حسن خان قنوجی لکھتے ہیں:

"امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ نے سیدنا علی اور اہل بیت کے فضائل میں کتاب الخصائص،، تصنیف فرمائی تھی جس میں اکثر روایات امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہیں"۔
(التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخروالأول ص١٩)

## اسبابِ تصنیفِ کتاب "خصائص علی رضي الله عنه "

خصائص ایسے حالات میں لکھی جارہی تھی جب چاروں طرف گھٹن اور مایوسی کا دور تھا صدیوں سے قائم علیؓ اور آلِ رسول کے خلاف حکومتی میڈیا کے شدید مخالفانہ پروپگینڈہ نے سیدنا علیؓ اور اہلبیت سے دشمنی کی ایک ایسی فضا پیدا کر دی تھی کہ لوگ آلِ رسول کو اسلام دشمن سمجھنے لگے تھے سیدنا علیؓ یا بی بی فاطمہؓ کے نام پر کسی کا نام ہوتا تو اس سے لوگ بائیکاٹ کر دیتے تھے۔ ہر وہ حدیث جو سیدنا علیؓ کی شان میں ہوتی اسے مشکوک قرار دے دیا جاتا۔ اور بلکل ویسی ہی حدیث بنوامیہ کی حمایت میں گڑھ دی جاتی تھی۔ ایک ایسا وقت آیا کہ عالمِ اسلام میں اگر کسی اجتماعی جگہ پر حضرت علیؓ یا اہلبیت کا نام لیا جاتا تو لوگ فوراً جمع ہو جاتے اور ذکر کرنے والے کو فوراً مسجد سے نکال دیتے یا مار مار کر اسکی درگت بنا

دیتے۔ایسے حالات میں محدثین نے کس طرح فضائل جمع کیئے انہیں بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔کیسے کیسے اتہام و الزامات سہنے پڑے۔خواجہ حسن بصری،امام شہاب الدین زہری اور سفیان ثوری جیسے بزرگوں کے اعتراف کے ہم دورِ بنی امیہ میں سیدنا علیؑ کے نام سے حدیث نہیں بیان کر سکتے تھے۔اور اسی طرح اسکا اندازہ امام احمد بن حنبل،امام شافعی،علامہ نسائی اور سیوطی کے حالات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔اس پروپگینڈے کے عالم اسلام میں منفی اثرات کا اثر آج تک قائم ہے کہ بے تحاشا متواتر، صحیح و مستند احادیث کے ہوتے ہوئے آج بھی آپ کسی مسجد یا مذہبی تقریب میں سیدنا علیؑ یا اہلبیت کا تذکرہ شروع کریں تو لوگوں میں فوراً اضطراب و بے چینی پیدا ہونا شروع ہو جائے گی آپ کو عجیب اور مشکوک نظروں سے دیکھیں گے اور آپ پر فتویٰ لگنا شروع ہو جائے گا۔

اس پروپگینڈہ کا عوام پر پڑے جانے والے اثرات کا اندازہ ذیل میں نقل کردہ واقعہ سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔

امام ذہبی نے تیسری صدی کے ایک بہت بڑے بلند پایہ حافظ حدیث محدث عبداللہ بن عثمان الواسطی کا عراق میں ایک واقعہ لکھا ہے یہ محدث امام دار قطنی اور بہت سے دیگر بلند پایہ محدثین کے استاد تھے۔محدث عثمان الواسطی نے ایک موقع پر اہل واسط کو حضرت علیؓ کی شان میں "حدیث طیر" حفظ اور املا کروائی جسے سن کر لوگوں کی طبعیتیں بغضِ علی کی بناء پر برداشت نہ کر سکیں اس وجہ سے فوراً سب لوگ اُن کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ان کو مجلسِ درس سے اُٹھا دیا.اور اُن کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے دھویا- محدث واسطی اِس تکلیف دہ عمل سے کبیدہ خاطر ہو کر اپنے گھر میں ہی گوشہ نشین ہو گئے۔اور اسکے بعد پھر کسی واسطی کو حدیث نہیں پڑھائی۔اہل واسطہ میں اِن کی روایت کردہ احادیث کی کمی کی وجہ یہی ہے۔ (تذکرۃالحفاظ،امام ذہبی جلد ۳ صفحہ ۹۴۴)

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں،

بنی امیہ کے اکثر افراد حضرت علیؓ پر سب و شتم کرتے اور کہتے کہ وہ خلفائے راشدین میں سے نہ تھے۔جب عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا۔تو انہوں سب و شتم بند کروا کر حضرت علیؓ کا ذکر اچھائی کے ساتھ بیان کیا۔

(منہاج السنتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹)

لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ڈاھائی سالہ دور کے بعد یہ گھناونا پرپگینڈہ دوبارہ شروع کر دیا گیا۔

امام ابن ابی عاصم رحمۃاللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمن بن بلیمانیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم معاویہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا، پھر وہ حضرت علیؑ پر سب و شتم کرنے لگا اور اس میں تکرار کیا تو حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ (یکے از عشرہ مبشرہ) کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

يا معاوية! ألا أرى يُسَبُّ عليّ بين يديك ولا تغير، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هو مني بمنزلة هارون من موسى.

"اے معاویہ! کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ تیرے سامنے حضرت علیؑ کو برا کہا جا رہا ہے اور تم اس صورت حال کو بدل نہیں رہے، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو علیؑ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: وہ (علیؑ) میرے نزدیک ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام)

(کتاب السنۃ لابن أبي عاصم ص۵۸۸ رقم ۱۳۵۰، وط: ج ۲ ص ۹۰۰ رقم ۱۳۸۵)

امام ذہبی، امام عسقلانی اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہم لکھتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاقؒ نے فرمایا: امیر معاویہ کی طرف سے "مروان بن الحکم ہم پر امیر (گورنر) مقرر تھا، پس وہ ہر جمعہ کے روز منبر پر سیدنا علی المرتضیؑ پر سب و شتم کرتا تھا، اور حضرت حسن مجتبیؑ سنتے رہتے اور کوئی جواب نہ دیتے۔ پھر ایک مرتبہ اس نے اُن کی طرف ایک شخص کو بھیجا جس نے حضرت امام حسن مجتبیؑ کو آکر کہا کہ علیؑ ایسا ہے اور ویسا ہے اور تو بھی ایسا اور ویسا ہے، اس کے بعد ایسا غلیظ جملہ مذکور ہے، جسے میرا قلم نقل کرنے سے قاصر ہے، بہرکیف اس پر امام حسنؑ نے فرمایا: تم واپس جا کر اسے کہہ دو کہ میں رد عمل کے طور پر تجھے سب و شتم کر کے تیرے سیاہ نامہ عمل سے کوئی چیز مٹانا نہیں چاہتا لیکن میرے اور تیرے وعدہ کی جگہ اللہ ﷻ کی بارگاہ ہے، پس اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ کا انتقام سخت ہے"۔

(تاریخ الإسلام للذہبی ج۵ ص ۲۳۱، المطالب العالیۃ ج ۱۸ ص ۲٦۷ رقم ٤٤٥۷، تاریخ الخلفاء ص ١٤٦، الأنوار الباهرة للتليدي ص ٤٤)

حافظ ابن کثیر مروان کے حالات میں لکھتے ہیں:

ولما كان متولياً على المدينة لمعاوية كان يسب علياً كل جمعة على المنبر

" جب وہ معاویہ کی جانب سے مدینہ مقدسہ کا حاکم مقرر ہوا تو ہر جمعہ کو بر سر منبر سیدنا علیؑ پر سب و شتم کرتا تھا"۔

(البداية والنهاية لابن کثیر ج ٦ ص ١١ وط: ج ٨ ص ٣٦٤)

شیخ ابوالفتوح عبداللہ بن عبدالقادر التلیدی لکھتے ہیں:

قال الحافظ السیوطی رحمه الله تعالى في تاريخ الخلفاء: كان في بني أمية أكثر من سبعين الف منبر يُلعَنُ عليها علي بن أبي طالب عليه السلام

"حافظ سیوطی رحمۃاللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ بنوامیہ کے دور میں ستر ہزار سے زائد منبر تھے، جن پر حضرت علی بن ابی طالبؑ پر لعنت کی جاتی تھی۔

(الأنوار الباهرة بفضائل أهل البيت النبوی والذرية الطاهرة للتليدی ص ۴۴)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں:

واتخذو العنه على المنابر سنة.

"انہوں نے بر سر منبر مولیٰ علیؑ پر لعنت کرنا رواج بنالیا تھا"۔

(فتح الباری للعسقلانی ج ٧ ص ٤٣٤ ، وط: ج ٨ ص ٤٢٠)

حافظ ابن عروہ حنفی جو کہ اکابر علماء ومحدثین میں سے ہیں لکھتے ہیں،

صحابہ سے فضائل میں اکثر موضوع حدیثیں بنوامیہ کے زمانے میں گھڑی گئیں۔تاکہ انکے ذریعے بنوامیہ کی بارگاہ میں نزدیکی اور قربت حاصل کی جائے۔کیونکہ بنوامیہ گمان کرتے تھے کہ وہ ان من گھڑت حدیثوں سے بنوہاشم کی ناک مڑوڑ رہے ہیں۔(بحوالہ شرح ابن الحدید جلد ۳ صفحہ ۱۶ طبع مصر)

مورخ اسلام علامہ شبلی نعمانی اپنی مایہ ناز تصنیف "سیرت النبیؐ" میں لکھتے ہیں "حدیثوں کی تدوین بنی امیہ کے زمانے میں ہوئی۔ جنہوں نے پورے نوے برس تک مساجد میں آلِ فاطمہ کی توہین کی اور جمعہ میں بر سر منبر حضرت علیؑ پر لعن کہلوایا۔ سینکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں۔

(سیرت النبیؐ جلد اول علامہ شبلی نعمانی)

مولانا حافظ اسلم جیراجپوری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں

امیر معاویہ نے اپنے عمال کو حکم بھیجا کہ جو شخص حضرت علیؓ "اور انکے اہلبیت سے تولا رکھے یا ان کے مناقب روایت کرے۔ اس کا نام وضائف کے دفتر سے کاٹ دو اس کی شہادت ساقط الاعتبار کر دو صرف شیعہ عثمان کو اپنے پاس آنے دو اور انکے فضائل میں جو روایتیں بیان کی جائیں ان کو مع ان کے راویوں کے نام میرے پاس بھیجتے رہو۔

(تاریخ اسلام کا جائزہ قرآن کی روشنی میں صفحہ ۹۲ مطبوعہ لاہور)

مولانا انور شاہ کاشمیری لکھتے ہیں،

چونکہ مروان خطبے میں حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا۔ اور لوگ خطبے سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ پس اُس نے خطبہ نماز سے مقدم کر دیا۔ (فیض الباری)

شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں۔

امیر معاویہ نے اپنے زمانے میں بر سر منبر حضرت علیؓ پر سب و شتم کی مذموم رسم جاری کی تھی۔ اور ان کے تمام اعمال اس رسم کو ادا کرتے تھے۔ (تاریخ الاسلام حصہ اول صفحہ ۳۵۶ مطبوعہ مکتب رحمانیہ اردو بازار لاہور)

## شہادت

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ دمشق تشریف لے گئے تو اہل دمشق نے ان سے مطالبہ کیا کہ انہیں حضرت معاویہ کے فضائل میں کچھ احادیث پیش کریں۔ اس پر انہوں نے فرمایا:

أما یکفی معاویة أن یذهب رأساً برأس حتی تُروىٰ له فضائل

کیا معاویہ کو کافی نہیں کہ وہ برابر نکل جائیں، چہ جائیکہ ان کے فضائل مروی ہوں۔

اس پر انہوں نے اُن کے خصیتین میں مارنا شروع کیا اور مارتے مارتے مسجد سے باہر نکال دیا، اُنہوں نے فرمایا: مجھے مکتہ المکرمہ پہنچایا جائے، چنانچہ اُسی سال ۳۰۳ھ میں وہ مقتولاً شہید ہوئے"۔ (البدایۃ والنھایۃ ج ۱۲ ص ۱۱ ، التاج المکلل ص ۱۹)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں

امام نسائی آخر عمر میں مصر سے دمشق تشریف لے گئے۔اور وہاں امیر المومنین حضرت علیؓ پر سب و شتم (تبراء) کیا جاتا تھا یہ بدعت جو بنو امیہ نے اپنے دور اقتدار میں بغض اہل بیت میں شروع کروائی تھی ۔وہ وہاں اب تک جاری تھی امام نسائی سے برداشت نہ ہو سکا۔آپ نے بدعقیدگی کی یہ فضاء دیکھی تو وہاں قیام فرما کر لوگوں کو راہ راست پر لانے کے واسطے حضرت علی مرتضیٰؓ کے مناقب پر مشتمل کتاب الخصائص تالیف فرمائی جس میں حضرت علی کے فضائل پر مبنی صحیح احادیث تحریر فرمائیں۔تصنیف کے بعد دمشق کی جامعہ مسجد میں لوگوں کے سامنے آپ نے وہ احادیث پڑھ کر سنائیں۔

ان احادیث مبارکہ کا سننا تھا کہ دشمنان اہل بیت جو کہ سازش کے تحت تیاری کے ساتھ آئے تھے آگ بگولا ہو گئے اور امام نسائی کو مارنا شروع کر دیا تمام آداب کو بالائے طاق رکھ کر جسم کے نازک حصوں پر بھی ضربات لگائیں اور تشدد کیا۔ مسلسل لاٹھیاں مارتے رہے جس کی وجہ سے آپ بے حال ہو گئے۔نازک حالت میں خدام اٹھا کر آپ کو گھر لے آئے۔آپ نے فرمایا کہ مجھے فوراً مکہ معظمہ پہنچادو تا کہ مکہ یا اس کے راستے میں میرا انتقال ہو۔چنانچہ مکہ پہنچنے پر ۱۳ صفر ۳۰۳ھ کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

بعض روایات کے مطابق راستے میں ہی دار فانی سے کوچ کر گئے تھے اور جسد مکہ پہنچایا گیا۔ لیکن اس امر پر سارے مورخین کو اتفاق ہے کہ آپ کو صفا و مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ بستان المحدثین)

امام احمد رضا بریلوی کی بعض کتب میں بھی امام نسائی کی شہادت اسی عنوان سے بیان ہوئی ہے۔

(جامع الاحادیث للبریلوی ج ۱ ص ۳۳۶)

امام ابو الحسن دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب امام نسائیؒ، دمشق میں آزمائش سے دوچار ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ مجھے مکۃ المکرمہ لے چلو تو انہیں لے جایا گیا، پھر انہوں نے وہیں وفات پائی اور صفا مروہ کے مابین مدفون ہوئے"۔

(التاج المکلل للقنوجی ص ۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز

جناب خدیجہؓ کے بعد علیؓ سابق الاسلام۔ سابق الایمان اور سابق الصلواۃ ہیں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

محمد بن مثنی عبدالرحمان سے ابن مہدی شعبہ مسلمہ بن کہیل۔ عبدالعرنی، راوی ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے، میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کے پیچھے نماز پڑھی یعنی میں سب سے پہلے ایمان لایا ہوں۔

## روئے زمین پر سب سے پہلے نماز بی بی خدیجہؓ اور حضرت علیؓ نے پڑھی

محمد بن عبید بن محمد، سعید بن ختم، اسد بن عبیدہ البجلی، یحییٰ بن عفیف۔ عفیف راوی کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلت میں بعثت آنحضرتؐ سے پہلے مکہ آیا اور عباس بن عبدالمطلب کے پاس قیام کیا میں نے دیکھا جب سورج بلند ہوا اور آسمان پر حلقہ کیا یعنی ظہر کا وقت آیا۔ میں اس وقت کعبہ کی طرف نظر کئے ہوئے تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان آیا اس نے آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف اپنا رخ کر کے کھڑا ہو گیا ابھی کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک لڑکا آیا اور اس کی داہنی طرف آکر کھڑا ہو گیا۔ ابھی کچھ ہی وقفہ ہوا تھا کہ ایک خاتون تشریف لائیں اور ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ اس نوجوان نے جب رکوع کیا تو اس لڑکے اور خاتون نے بھی رکوع کیا۔ جب اس نوجوان نے رکوع سے سر اٹھایا تو اس لڑکے اور خاتون نے بھی رکوع سے سر اٹھایا پھر وہ نوجوان سجدہ میں گیا تو ان دونوں نے بھی سجدہ کیا۔

میں نے کہا اے عباس یہ تو ایک امر عظیم ہے یعنی بڑی عجیب بات ہے پہلے کبھی ایسا دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا۔ عباس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ یہ نوجوان کون ہے؟ عفیف بولے نہیں، کہا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے تمہیں معلوم ہے یہ خاتون کون ہیں؟ میں نے کہا جی نہیں، کہا یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی زوجہ ہیں

میرے اس بھتیجے نے حدیث بیان کی ہے کہ اس کا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے۔اور یہ دین جس پر وہ ہے خدا نے اس کو اس کا حکم دیا ہے۔خدا کی قسم تمام زمین پر ان تینوں کے علاوہ اس دین پر کوئی نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ اسلام میں سب پہ مقدم ہیں۔آپ نے سب سے پہلے اظہار ایمان فرمایا۔اس وقت (روئے زمین پر) حضرت ام المومنین خدیجہؓ کے علاوہ کوئی اور مسلمان نہ تھا۔

## علیؑ نے فرمایا لوگو! میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ. وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ

احمد بن سلیمان الرہاوی عبید اللہ بن موسیٰ، علاء بن صالح، منہال بن عمر عباد بن عبد اللہ راوی ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: "میں اللہ کا بندہ ہوں اس کے رسول ؐ کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں۔میرے بعد کوئی یہ بات نہ کہے گا مگر کاذب، میں نے لوگوں سے سات برس قبل نماز پڑھی"۔اس حدیث سے یہ بھی آشکار ہوا کہ حضرت علیؑ اسلام میں سب پہ مقدم ہیں کہ تمام لوگوں سے سات برس پہلے ایمان لائے اور نماز پڑھی۔

## (حدیث منزلت) یا علیؑ آپ کا رتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت موسیٰؑ کے نزدیک جناب ہارونؑ کا تھا

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ سَعْدًا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ. قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ. وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي يَوْمِ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ: ادْعُوا لِي

عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ. ودَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. وَلَما نَزَلَتْ زَادَ هِشَامٌ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ [الأحزاب: ٣٣] دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا. وَفَاطِمَةً. وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللهمَّ يَعْنِي هَؤُلَاءِ أَهْلِي

قتیبہ بن سعید بلخی نے ہشام بن عمار دمشقی سے اس نے حاتم بن مسمار سے انہوں نے عامر بن سعید بن ابی وقاص اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امیر معاویہ نے اس سے کہا کہ تو حضرت علیؓ کو برا کیوں نہیں کہتا۔ اور ان کو گالی کیوں نہیں دیتا اس کو سعد بن ابی وقاص نے کہا (یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اُس زمانے میں ریاست کی سرپرستی میں ہر محراب و ممبر پر حضرت علیؑ اور آلِ محمدؐ کو برا بھلا کہا جاتا تھا)۔ کہ جب تک مجھے وہ تین باتیں جو آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے حق میں فرمائیں یاد ہیں ان کو ہر گزر کبھی برا نہ کہوں گا۔ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا کہ علیؑ کے بارے میں فرماتے تھے کہ جب انہیں بعض جنگوں میں اپنا خلیفہ بنایا (مثلاً جنگ تبوک کے موقع پر) حضرت علیؑ نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا یا حضرتؐ کیا آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ متعین کرتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؓ کیا آپ اس بات سے راضی (خوش) نہیں کہ میرے نزدیک آپ کا وہی رتبہ ہے جو حضرت موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھا۔ سوائے اس کے میرے بعد نبوت نہیں۔ اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ جنگ خیبر کے دن فرماتے تھے۔ کل علم (عقاب) اس مرد کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہوں گے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ یعنی علی مرتضیٰؓ کو۔ ہم نے اس کے لئے ہاتھ دراز کئے یعنی ہر ایک علم حاصل کرنے کا خواہش مند تھا کہ علم اس کو ملے (یہ اعزاز اور یہ دولت اس کو نصیب ہو)

آنحضرت نے فرمایا علیؓ کو بلاؤ۔ حضرت علیؓ آئے۔ اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں آشوب چشم میں مبتلا تھیں۔ آنحضرت نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا۔ اسی وقت آپ کو صحت عطا ہو گئی۔ پھر آنحضرتؐ نے آپ کو عقاب علم دیا۔

اور جب آیہ تطہیر نازل ہوئی کہ اے اہل بیت رسول، اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم سے رجس کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ رکھے جیسے پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ (سورہ احزاب)

## علم بالآخر آنحضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى. عَنِ الْحَكَمِ وَالْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِي وَكَانَ يَسِيرُ مَعَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي الملاءَتَيْنِ، وَتَخْرُجُ فِي الْحَرِّ فِي الْحَشو، وَالثَّوْبِ الْغَلِيظِ قَالَ: أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْبَرَ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّه اللهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ قُلْتُ: إِنِّي أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِهِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذَلِكَ. وَلَا بَرْدًا

عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ میرے باپ سیدنا علیؓ کے ساتھ چل رہے تھے۔ میرے باپ نے پوچھا: لوگ آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ سردیوں میں نرم وملائم کپڑا اور گرمیوں میں موٹا اور سخت لباس پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیا آپ ہمارے ساتھ خیبر کے موقع پر نہیں تھے، میرے باپ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو سیدنا علیؓ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا تھا مگر وہ (بغیر فتح کے) لوٹ آئے۔ پھر سیدنا عمرؓ کو بھیجا ان کے لیے ایک جھنڈا مقرر کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالی اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں آشوب چشم میں مبتلا تھا تو آپ ﷺ نے میری آنکھ میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ علی سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔

## جبرئیل اور میکائیل حضرت علیؑ کے دائیں بائیں لڑتے ہیں

خطب الحسن بن علی الناس حین قتل علی فحمد الله وأثنى عَلَيْهِ، ثُمَّ قال: لقد قبض فی هذه اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لَا يَسْبِقَهُ الْأَوَّلُونَ بعمل ولا یُدرکه الْآخِرُونَ. وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ فَيُقَاتِل وجبریل عن يمينه ومیکائیل عن يساره. فَمَا يُرْجِعُ حَتى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَمَا تَرَكَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ صفراءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهُم فَضَلتُ مِنْ عَطَايَاهُ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بها خادِمًا لِأَهْلِهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِي وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الْوَصِي وَأَنَا ابْنُ الْبَشِير، وأنا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السراج المنير، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِی كَانَ جِبْرِيلُ يَنزِلُ إِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ عِنْدِنَا، وَأَنَا

مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِی أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِی افْتَرَضَ اللهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُۥ فِيهَا حُسْنًا﴾فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

جب سیدنا علیؓ شہید ہوئے تو سیدنا حسن بن علیؓ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: یقیناً تم سے آج رات وہ شخص جدا ہو گیا، جس سے علم میں اولون (قدیم علمائے کرام) عمل کے اعتبار سے آگے نہیں تھے، نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ فرماتے، سیدنا جبریلؑ ان کے دائیں اور سیدنا میکائیلؑ ان کے بائیں طرف رہ کر جہاد کیا کرتے تھے، وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی۔ انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لیے سوائے 700 درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل وعیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کر لیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو جو شخص مجھے جانتا ہے، ویسے آپ مجھے جانتے ہی ہیں، مگر جو شخص مجھے نہیں جانتا ، وہ سن لے: میں حسن بن علی، ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ وَأَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وأنا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السراج المنير ہوں۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن کے لیے اہل بیت کا لقب سیدنا جبریلؑ لے کر نازل ہوئے، ہمارے پاس سے اوپر گئے، اسی طرح میں اس اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور کر دیا ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں جن سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو فرمایا: ترجمہ: "کہہ دیجیے: میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا سوائے میرے اہلبیت سے محبت کے، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ یوں ہم اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔"

## نبی کریمؐ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ عزوجل علی ابن ابی طالبؓ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ وَهُوَ أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ، فَقَالُوا إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ تَخْلُونَا يَا هَؤُلَاءِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ أَنْ يَعْمَى قَالَ: أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ فَتَحَدَّثُوا، فَلَا أَدْرِي مَا قَالُوا: فَجَاءَ وَهُوَ

يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَهُوَ يَقُولُ: أُفٍ وَتُفٍ يَقَعُونَ فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ. وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ لَا يُخْزِيهِ اللهُ أَبَدًا فَأَشْرَفَ مَنِ اسْتَشْرَفَ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ وَهُوَ فِي الرَّحَا يَطْحَنُ، وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ، فَدَعَاهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ مَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ. فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَبَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ وَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا رَجُلٌ إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي. وَأَنَا مِنْهُ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَمَدَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ وَلَبِسَ ثَوْبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَامَ فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ كَمَا يَرْمُونَ رَسُولَ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يا نبي الله فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَاتَّبَعَهُ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ عَلِيًّا حَتَّى أَصْبَحَ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَخْرُجُ معك ﷺ فَقَالَ: لا فَبَكَى فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ خَلِيفَتِي يَعْنِي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ: وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِي فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرَهُ وَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَخْبَرَنَا اللهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَهَلْ حَدَّثَنَا بَعْدُ أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: ائْذَنْ لِي. فَلَأَضْرِبُ عُنُقَهُ - يَعْنِي حَاطِبًا - وَقَالَ: مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

عمرو بن میمونؒ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمیوں کا گروہ (حدیث میں "رھط" کا لفظ بیان کیا گیا ہے جو تین سے دس آدمیوں کے اس گروہ پر بولا جاتا ہے کہ جس میں کوئی بھی عورت نہ ہو) آیا اور کہنے لگے: اے ابن عباس یا تو آپ ہمارے ساتھ باہر آ جائیں یا پھر ان لوگوں سے الگ ہو جائیں، (یعنی ہم آپ سے اکیلے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں)۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں وہ ابھی تک قوت بصارت سے محروم نہیں ہوئے تھے (راوی یہ اس لیے وضاحت کر رہے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی عمر کے آخری حصے میں قوت بصارت ختم ہو گئی تھی) سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے فرمایا: نہیں بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو شروع کیا لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا گفتگو کی تھی، کچھ دیر بعد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ اپنے کپڑوں کو جھاڑتے

ہوئے لوٹ آئے اور کہہ رہے تھے: ہلاکت ہے، ہلاکت ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں جن کی یہ صفات ہیں۔(ان لوگوں نے سیدنا علیؓ کی شان میں گستاخی کی تھی)

اس زمانے میں بنی امیہ والے لوگوں کی آل رسولؐ پر سب و شتم کی تشویق کرتے تھے، اور خود بھی اپنے ممبروں سے حضرت علیؓ اور آلِ محمد کو برا بھلا کہتے تھے۔ مذکورہ حدیث چونکہ طویل ہے اس لیے اس کو دس عنوانات میں تقسیم کر کے موضوعات کو نمایاں کیا گیا ہے۔

## ۱۔جنگ خیبر میں یقینی فتح کے لیے نبیؐ نے علم حضرت علیؓ کو عطا کیا

جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: میں اس آدمی کو بھیجوں گا، جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی اُسے رسوا نہیں کرے گا، اس لیے ہر آدمی آگے آگے بڑھ رہا تھا کہ کس کو یہ شرف ملتا ہے۔ مگر آپؐ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ گندم کو پیس رہے ہیں آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر سیدنا علیؓ تشریف لائے حالانکہ ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، ان کو نظر نہیں آرہا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ جھنڈے کو لہرایا پھر سیدنا علیؓ کو عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ فتح حاصل کر کے صفیہ بنت حیی کو لے آئے۔

## سورۃ توبہ کی تبلیغ کا کام ابو بکرؓ سے واپس لیکر علیؓ کو دیا

ایک دفعہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو آپ ﷺ نے سورۃ التوبہ کی آیات دے کر بھیجا پھر سیدنا علی المرتضیٰؓ کو ان کے پیچھے بھیجا چنانچہ انہوں نے سیدنا ابو بکرؓ سے اس سورۃ کو واپس لے لیا پس آپؐ نے فرمایا: اس سورۃ کو صرف وہی شخص لے کر جائے گا جو مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔

## رسول اللہؐ نے حدیث کساء (چادر) میں بتایا کہ اہلبیت کون ہیں

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ، اور سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ کو بلایا، ان کو اپنی چادر میں لپیٹ کر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور خاص آدمی ہیں، ان سے گندگی کو دور کر دے اور خوب پاک وصاف کر دے۔

## شبِ ہجرت علیؓ بلاخوف رسولؐ کے بستر پر سوئے

سیدنا علی المرتضیٰؓ پہلے شخص ہیں جو سیدہ خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ سیدنا علیؓ ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ کا لباس زیب تن کر کے آپ کی چارپائی پر سوئے رہے یہاں تک کہ مشرکوں نے ان پر پتھراؤ کیا جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے۔ کیونکہ وہ سیدنا علیؓ کو نبی کریم ﷺ خیال کر رہے تھے، اسی دوران سیدنا ابو بکرؓ آئے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ، تو سیدنا علیؓ نے کہا: آپؐ میمون کی طرف گئے ہیں سیدنا ابو بکرؓ سمجھ گئے اور آپ کے پیچھے گئے یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہوئے۔ مشرکین مکہ نے صبح ہونے تک سیدنا علیؓ پر پتھراؤ کیا۔

## نبی ﷺ کے بعد علیؓ خلیفہ ہیں اور ہر مومن مرد و عورت کے سردار ہیں

جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کی جانب روانہ ہونے لگے تو سیدنا علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تو وہ رونے لگ گئے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ کے ساتھ تھی مگر آپ نبی نہیں ہیں۔ ان کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ! اے علی تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو یعنی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے سردار ہو۔

## علیؓ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دیا گیا

ایک مرتبہ علیؓ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے علی کے مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: سیدنا علیؓ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لئے بند کر دیا گیا کہ وہ مسلمان حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہوتے تھے

## حدیث غدیر

ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا جس کا میں مولیٰ ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔

گناہوں سے مغفرت کے لیے دعا

أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو، اللہ تعالی تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے ان کو یہ دعا تعلیم کی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

## حضرت علیؓ کے قلب کی آزمائش ایمان کے ساتھ کی گئی

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِي عَنْ عَلِي قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ جِيرَانَكَ، وَحُلَفَاءَكَ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبِيدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ بِهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ، وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ، إِنَّمَا فَرُّوا مِنْ ضِيَاعِنَا، وَأَمْوَالِنَا، فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَا تَقُولُ فَقَالَ: صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ، وَأَحْلَافُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعَلِي: مَا تَقُولُ قَالَ: صَدَقُوا، إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ، وَحُلَفَاؤُكَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَلَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّينِ، أَوْ يَضْرِبُ بَعْضَكُمْ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: لَا،

وَلَكِنْ ذَلِكَ الَّذِي يَخْصِفُ النَّعْلَ وَقَدْ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا

سیدنا علی المرتضیٰ علیؓ سے روایت ہے کہ قریش کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد ﷺ بلاشبہ ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آ گئے ہیں ان کو نہ تو دین میں کوئی رغبت ہے اور نہ کوئی اس (دین) کو سمجھنے کا شوق رکھتا ہے، یہ لوگ صرف ہماری خدمت اور مال کی حفاظت سے بچنے کے لیے

بھاگ کر آئے ہیں اس لیے ان کو ہمیں واپس لوٹادیں آپ ؐ نے سیدنا ابو بکرؓ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ ﷺ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی ﷺ کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا: پھر آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ سے فرمایا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں کہ بلاشبہ یہ آپ ؐ کے ہمسائے اور حلیف ہیں اس پر پھر نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور (غصے سے) متغیر ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! اللہ کی قسم ضرور اللہ تمہاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان قلب کا امتحان لیا ہوا ہے وہ تمہارے ساتھ دین پر لڑے گا یا تم میں سے بعض کو دین پر مارے گا۔

سیدنا ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں ہوں۔ فرمایا نہیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ، وہ شخص ہے جو جوتوں کو گانٹھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک سیدنا علیؓ کو گانٹھنے کے لیے دیئے تھے۔

## سیدنا علیؓ کو یمن کا قاضی بنایا اور انہیں علمِ قضا یا حاصل ہونے کی دعا دی

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَبْعَثُنِي وَأَنَا شَابٌّ إِلَى قَوْمٍ ذَوِي أَسْنَانٍ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ يَا عَلِيُّ، إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا، اس وقت میں ایک نو جوان آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول ﷺ! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے والا بنا کر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں مگر مجھے فیصلہ کرنے کا تجربہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور دعا فرمائی: خدایا علی کو (علم قضا یا کی) ہدایت کر اور زبان کو ثبت عطا کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی جب آپ کے پاس دو (آدمی یا دو فریق) جھگڑا لے کر آئیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کریں جب تک کہ آپ پہلے (آدمی یا فریق) کی بات کے بعد

دوسرے (آدمی یا فریق) سے بھی بات سن نہیں لیتے، جب آپ ایسا کریں گے تو آپ کو حق بات کا علم ہو جائے گا۔ سیدنا علیؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔

## اللہ نے علیؑ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ أُنَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ وَاللهِ مَا سَدَدْتُهُ، وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ

سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ بعض اصحاب کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو، بعض لوگوں نے اس کے متعلق کچھ باتیں کیں جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: میں نے حکم دیا تھا کہ علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو، اس پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا ہے مگر اللہ کی قسم میں نے نہ ان کے دروازں کو بند کروایا ہے اور نہ علیؑ کے دروازے کو کھلوایا ہے، مجھے جو کچھ خدا کی طرف سے حکم ہوا میں نے اس کی پیروی کی۔

## دعوتِ ذوالعشیرہ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنا وصی، نائب اور وارث قرار دیا

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَ وَرِثْتَ ابْنَ عَمِّكَ دُونَ عَمِّكَ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: - دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ بِخَاصَّةٍ، وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي، وَصَاحِبِي، وَوَارِثِي فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ

أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ: اجْلِسن ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: اجْلِسن حَتَّى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِي ثُمَّ قَالَ: سُوَرَةٌ فَبِذَلِكَ وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّي دُونَ عَمِّي

ربیعہ بن ناجدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا علیؓ سے عرض کیا: امیر المومنین! آپ اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچازاد (نبی کریم ﷺ) کے وارث کیسے بنے؟ تو آپؓ نے فرمایا: رسول ﷺ نے بنو عبد المطلب کو جمع کیا (راوی نے الفاظ بیان کئے کہ) یا بنو عبد المطلب کی اولاد کو بلایا پس ان سب کے لیے آپ ﷺ نے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا ابھی تک اتنا ہی موجود تھا جتنا کہ پکایا گیا تھا جیسا کہ اس کو کسی نے چھوا تک نہیں، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا سب نے سیر ہو کر پیا تو پانی بھی اسی طرح بچ گیا جیسا کہ اس کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد المطلب! میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عام طور پر باقی لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں البتہ تم نے جو میرے (کھانے اور پانی کے حوالے سے) معجزے کو دیکھنا تھا وہ تم دیکھ چکے ہو پھر پوچھا تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرنا چاہتا ہے کہ جو میرا بھائی، میرا دوست، میرا وارث اور میرا نائب ہو۔ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے لیے کھڑا نہ ہوا تو سیدنا علیؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں (یہ کروں گا)۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی! بیٹھ جاؤ، آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا رہا اس پر آپ ﷺ مجھے فرماتے رہے کہ بیٹھ جاؤ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔ پس اسی واسطے میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی حضرت محمدؐ کا وارث قرار پایا۔

## حضرت علیؓ ہر مومن کے ولی ہیں

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا ولی ہے۔

## سیدنا علیؓ رسول اللہؐ کے اہلبیت میں سے ہیں

أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ، وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ، قُرَادٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَاءَةٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ: خُذِ الْكِتَابَ فَامْضِ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَانْصَرَفَ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ كَئِيبٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ: لَا إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُبَلِّغَهُ أَنَا، أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ برات (سورۃ توبہ) کے احکام دے کر سیدنا ابو بکرؓ ان کو اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے ان کے پیچھے روانہ کیا اور فرمایا: (مکہ کے راستے کی طرف نکلو، جہاں بھی تمہاری ملاقات ابو بکرؓ سے ہو جائے) تو ان سے کتاب (سورہ) کو لے لینا اور اہل مکہ کے سامنے ان آیات کو جا کر تلاوت کرنا پس میں ان سے جا ملا اور کتاب لے لی تو سیدنا ابو بکرؓ افسردہ حالت میں نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول ﷺ کیا، میرے متعلق کوئی وحی نازل ہوئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں سوائے اسکے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس ذمہ داری کو میں خود ادا کروں یا وہ جو میرے اہل بیت میں سے ہے اس کو پہنچائے۔

## حضورؐ نے غدیر کے مقام پر فرمایا جس کا میں مولا اس کا علی مولا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ، فَأَجَبْتُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ سُورَةٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﷺ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ، وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ

سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوادع سے واپس پلٹے تو غدیر خم کے مقام پر اترے اور خیمے کھڑے کرنے کا حکم کا دیا پھر فرمایا: گویا کہ مجھے دعوت دی گئی ہے، میں نے اس کو قبول کر لیا ہے (پھر فرمایا) میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلبیت البتہ تم غور کرو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو؟ یہ دونوں

(قرآن اور اہل بیت) ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پیش ہو جائیں گے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علیؓ بھی اس کا مولا ہیں پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علیؓ کا دوست ہے اس کو تو بھی اپنا دوست بنا جو علیؓ کا دشمن ہے اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔ میں نے زید سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ؟۔ سیدنا زیدؓ نے جواب دیا: ہاں میں نے بھی اور جو کوئی بھی خیموں میں موجود تھا اس نے بھی اپنی آنکھوں سے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔

## صحابہ کرامؓ نے حدیث غدیر کی گواہی دی

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ يَنْشُدُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ: فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِض مَنْ أَبْغَضَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ

عمرو ذی مرؓ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علیؓ کے ساتھ ایک وسیع میدان میں موجود تھا، انہوں نے (اپنی خلافت کے دور میں) صحابہ کرام کو قسم دے کر پوچھا : کس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، جو آپ ﷺ قیام غدیر خم کے دن فرما رہے تھے ؟ تو صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول ﷺ سے سنا تھا، آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ ! علیؓ کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علیؓ کے دشمن کو اپنا دشمن بنا، اس شخص سے محبت رکھ جو اس علیؓ سے محبت رکھے، اس شخص سے نفرت رکھ جو علیؓ کے ساتھ نفرت رکھے اور اس کی حمایت فرما جو علیؓ کی حمایت کرے۔

## علیؓ کی محبت مومن و منافق کی پرکھ کا میزان ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (یعنی اس سے درخت اور پودے اگائے) اور جانداروں کو پیدا فرمایا۔ نبی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی: مجھ سے مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرتا اور منافق کے سوا کوئی مجھ سے نفرت نہیں رکھتا۔

## رسول اللہ ؐ کی نظروں میں علیؓ کا مقامِ فضیلت

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَرَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ فَقَالَ: أَمَّا عَلِيٌّ فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْهُ، وَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ بَيْتٌ غَيْرَ بَيْتِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ فَإِنَّهُ أَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِيمًا تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَعَفَا اللهُ عَنْهُ، وَغَفَرَ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيكُمْ ذَنْبًا دُونَ فَقَتَلْتُمُوهُ

علاء بن عرار سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے سیدنا علیؓ اور سیدنا عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدنا علیؓ کے بارے میں مجھ سے سوال مت کرو (اس زمانے میں علیؓ کے بارے میں سوال کرنا جرم سمجھا جاتا تھا)۔ اور نبی کریم ﷺ کی نظروں میں علیؓ کے مقامِ فضیلت کو دیکھو کہ علیؓ کے گھر کے علاوہ مسجد میں کسی کا گھر نہیں تھا (اللہ کے حکم سے نبی کریمؐ نے مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرادیے سوائے علیؓ کے)۔ اور رہے سیدنا عثمانؓ تو ان سے اس دن بہت بڑی بھول ہوئی جس دن دو گروہوں کا مقابلہ (جنگ اُحد) ہوا تو وہ پیچھے پھر گئے تو اللہ رب العزت نے ان کو اس پر معاف فرمایا اور ان کی بخشش فرمادی۔ مگر جب تمہارے درمیان ان سے چھوٹی سی بھول ہوئی تو تم نے ان کو شہید کر دیا۔

## آپؐ سب سے زیادہ علی المرتضیٰؓ کے ساتھ محبت کرتے تھے

أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ: وَاللهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي فَأَهْوَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضِبًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ، وَقَدِ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ فَقَالَ: أَدْخِلَانِي فِي السِّلْمِ كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي الْحَرْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ فَعَلْنَا

سیدنا نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو بلند آواز میں بولتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھیں اللہ کی قسم! (اے اللہ کے رسول ﷺ) میں نے جان لیا ہے کہ آپؐ میرے باپ سے زیادہ علی المرتضیٰؓ کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اسی دوران سیدنا ابو بکر صدیقؓ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی طرف بڑھے اور ان کو طمانچہ مارنا چاہا اور کہا: اے فلانہ کی بیٹی! کیا میں نے تیری آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہوتے ہوئے سنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کو روک دیا تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ غصے کی حالت میں وہاں سے چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کیسے میں نے تم کو اس آدمی سے بچا لیا۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے پھر حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ میں صلح ہو چکی تھی، آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ اندر تشریف لائے سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لیں، جس طرح اپنی ناراضگی میں شریک کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کر لیا۔

## آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے محبوب ترین ہستی حضرت علیؓ اور بی بی فاطمہؓ ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جُمَيْعٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے پاس آیا میں اس وقت لڑکا تھا۔ میں نے ان سے سیدنا علیؑ کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی مرد علیؑ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو اور کوئی عورت علیؑ کی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہؑ سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو۔

## حضرت علیؑ روزآنہ رسول اللہؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تھے

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَجِي، سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ يُصَلِّي سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ

عبداللہ بن نجیؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علیؑ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں روزآنہ حاضر ہوا کرتا۔ اگر آپؐ نماز پڑھ رہے ہوتے تو "سبحان اللہ" کہہ دیتے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا، اور جب آپ ﷺ نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

## علیؑ کے علم کی اساس رسول اللہ ﷺ خود ہیں

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِي، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِيتُ

ابی البختری راوی ہیں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب میں حضور ﷺ سے کوئی علمی سوال کرتا تو آپؐ اس سوال کا جواب عطا کرتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپؐ مجھے خود سے علم عطا کرتے۔

## علیؑ نے نبیؐ کے دوش (کندھوں) پر سوار ہو کر کعبہ میں رکھے بتوں کو توڑا

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ الْمَدَائِنِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: انْطَلَقْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبَيَّ، فَنَهَضَ بِهِ عَلِيٌّ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَهُ قَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَجَلَسَ. فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ فَنَهَضَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ، فَصَعِدَ عَلِيٌّ الْكَعْبَةَ وَعَلَيْهَا تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهُ لِأُزِيلَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَقُدَّامًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، حَتَّى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْذِفْهُ فَقَذَفْتُ بِهِ فَكَسَرْتُهُ كَمَا تُكْسَرُ الْقَوَارِيرُ ثُمَّ نَزَلْتُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ

سیدنا علی المرتضیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن میں کھڑا نہ ہو سکا رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ میں یہ ضعف مشاہدہ فرمایا: تو مجھے بیٹھنے کا حکم دیا، میں بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ (میرے کندھوں سے) نیچے اُتر آئے پھر فرمایا: (یا علی) میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ سو میں آپؐ کے کندھوں پر سوار ہو گیا آپؐ کھڑے ہوئے سیدنا علیؓ فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگ رہا تھا (میں اتنا بلند ہوں) کہ میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو پکڑ لوں۔ پس میں خانہ کعبہ پر چڑھا، اس میں پیتل اور تانبے کے بت رکھے تھے۔ میں ان کو توڑنے اور ہٹانے لگا دائیں بائیں، آمنے سامنے اور آگے پیچھے سے یہاں تک کہ میں نے تمام بتوں کو توڑ دیا اور کعبہ کو بتوں سے صاف کر دیا یہ اس طرح ٹوٹے جیسے شیشے کے بنے ہوئے برتن ٹوٹتے ہیں پھر میں اور رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی چلے اپنے گھروں کی طرف چلے اس خیال سے کہ ہمیں راہ میں ملنے والے کسی آدمی پر یہ راز ظاہر نہ ہو۔

## دخترِ رسولؐ بی بی فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی

أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ خَلَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ كَانَ فِيمَا أَهْدَى مَعَهَا سَرِيرًا مَشْرُوطًا، وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَقِرْبَةً قَالَ: وَجَاءُوا بِبَطْحَاءِ الرَّمْلِ فَبَسَطُوهُ فِي الْبَيْتِ ؏ وَقَالَ لِعَلِيٍّ: إِذَا أَتَيْتَهَا بِهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى آتِيَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَقَّ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا: ثَمَّ ادعى الى أَخِي قَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُونُ أَخُوكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ ؏ قَالَ: فَإِنَّهُ أَخِي قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: جِئْتِ تَكْرِمِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏ فَدَعَا لَهَا، وَقَالَ لَهَا: «خَيْرًا» قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَكَانَ الْيَهُودُ

يُؤْخِذُونَ الرَّجُلَ عَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا دَخَلَ بِهَا» قَالَ: شُورَةٌ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَفَلَ فِيهِ، وَعَوَّذَ فِيهِ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَرَشَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ عَلَى وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَعْثُرُ فِي ثَوْبِهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهَا: «إِنِّي وَاللهِ مَا آلَوْتُ أَنْ أُزَوِّجَكِ خَيْرَ أَهْلِي. ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہؓ کو سیدنا علیؓ کے ساتھ رخصت کیا تو اس وقت ان کو ایک بُنی ہوئی چارپائی، ایک تکیہ جو کہ کھجور کی کھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک مشکیزہ عطا فرمایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ بطحاء نامی جگہ سے ریت لا کر سیدنا علیؓ کے گھر میں بچھائی گئی۔ آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو فرمایا: اس وقت تک اپنی زوجہ محترمہ کے پاس نہ جانا جب تک میں نہیں آ جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ سیدہ ام ایمن نے آپؐ کے لئے دروازہ کھولا تو آپؐ نے فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی علیؓ کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے عرض کیا: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو بیٹی کا رشتہ دیا ہے تو رسول اللہ اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علیؓ میرا بھائی ہے۔ پھر ام ایمن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی تکریم کے لئے آئی ہو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر نبی کریم ﷺ گھر کے اندر تشریف لائے، حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل یہود آدمی کو (اپنی کسی رسم کے طور پر) عورتوں کے پاس آنے سے روکتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک چھوٹا کٹورا منگوایا پھر اس میں کچھ پڑھ کر سیدنا علیؓ کے چہرے سینے اور بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر سیدہ فاطمہؓ کو بلایا وہ بڑی شرم کے باعث اپنے ہی کپڑوں میں لڑکھڑا رہی تھیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا (یعنی جو سیدنا علیؓ کے ساتھ کیا تھا) پھر فاطمہؓ کو فرمایا: اللہ کی قسم اے فاطمہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان میں سب سے بہتر شخص سے کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور تشریف لے گئے۔

## حضرت علیؓ کی تین ایسی فضیلتیں کے جس پر اصحاب رسولؐ رشک کرتے رہے

أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ ذَكَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: وَاللهِ لَأَنْ تَكُونَ لِي إِحْدَى خِلَالِهِ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَنْ يَكُونَ لِي مَا قَالَ لَهُ حِينَ رَدَّهُ مِنْ تَبُوكَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَلَأَنْ يَكُونَ قَالَ لِي مَا قَالَ لَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ. لَيْسَ بِفَرَّارٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَلَأَنْ أَكُونَ كُنْتُ صِهْرَهُ عَلَى ابْنَتِهِ لِي مِنْهَا مِنَ الْوَلَدِ مَا لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

ابو نجیح سے روایت ہے کہ معاویہ نے سیدنا علیؓ کا ذکر کیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے ان تین فضیلتوں میں سے ایک کا بھی مل جانا ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (جو فضیلتیں سیدنا علی المرتضیٰؓ کے حصے میں آئیں)۔ اگر آپؐ نے یہ میرے لیے فرمایا ہوتا جو آپؐ نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علیؓ کو چھوڑتے وقت حضرت علیؓ سے فرمایا تھا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰؑ کو ہارونؑ کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

اسی طرح کاش آپ ﷺ نے میرے لیے فرمایا ہوتا جو آپ ﷺ نے خیبر کے دن سیدنا علیؓ کے لیے فرمایا تھا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر فتح دے گا اور وہ بھاگنے والے نہیں ہے۔ یہ فضیلت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

اگر میرے لیے یہ ہوتا کہ میں نبی کریم ﷺ کا داماد ہوتا، آپ ﷺ کی لخت جگر میرے نکاح میں آتیں اور ان سے میری اولاد ہوتی یہ میرے لیے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

## بی بی فاطمہؓ مومنہ عورتوں کی سردار ہیں

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَتَهَا مَشْيَةُ رَسُولِ اللهِ، فَقَالَ: مَرْحَباً يَا بُنَيَّتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا

عَنْ يَمِينِهِ أَوْعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: إِسْتَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِحَدِيثِهِ وَتَبْكِينَ ثُمَّ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثاً فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحاً أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ! وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُول الله حَتَّى إِذَا قُبِضَ، سَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرَئِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَمَا أَرَانِي إِلا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقاً بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ. قَالَتْ: فَبَكِيتُ لِذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: فَضَحِكْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہ چلتی ہوئی تشریف لائیں تو آپؓ کے چلنے کا انداز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا آپؐ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر آپؐ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھالیا پھر ان سے کوئی خفیہ طور پر بات کی تو وہ رو پڑیں پھر آپؐ نے ان سے کوئی خفیہ بات کی تو آپ مسکرادیں۔

میں نے فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ میں نے آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی اور میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو افشا کرنے والی نہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے اس بات کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے خفیہ طور پر یہ بات بتائی تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک بار قرآن کریم دہرایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن کریم دہرایا ہے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور ہمارے اہل بیت میں سے آپ سب سے پہلے ہمیں ملیں گی اور ہم تمہارے لئے سب سے بہتر پہلے جانے والے ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات سن کر رو پڑی پھر آپؐ نے فرمایا کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ اس امت کی عورتوں یا مومنہ عورتوں کی سردار ہیں آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں مسکرادی۔

## بی بی فاطمہؓ جنت میں عورتوں کی اور حسنؓ حسینؓ نوجوانوں کے سردار ہیں

أخبرنا محمد بن منصور، قال حدثنا الزبيري محمد بن عبد الله قال: أخبرني أبو جعفر. واسمه محمد بن مروان
قال: حدثني أبو حازم، عن أبي هريرة قال: أبطأ رسول الله عنا يوماً صدر النهار، فلما كان العشي، قال له قائلنا
يا رسول الله قد شق علينا، لم نرك اليوم قال: إن ملكا من السماء لم يكن رآني، فاستأذن الله في زيارتي،
فأخبرني وبشرني أن فاطمة ابنتي سيدة نساء أمتي، وأن حسناً وحسيناً سيدا شباب أهل الجنة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ہمیں یہ بات بہت شاق گذری ہے کہ آج دن بھر آپ کی زیارت نہ کر سکے آپ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لئے اجازت طلب کی اور مجھے اس نے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

## جس نے بی بی فاطمہؓ کو ناراض کیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو ناراض کیا۔

حدثنا الحرث بن مسكين قرأته عليه وأنا أسمع عن سفيان عن عمرو، عن ابن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة: إن النبي صلى الله عليه و آله و سلم قال: إِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّي؛ مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

## حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ فرزند رسولؐ اور آپؐ کے دو پھول ہیں

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ؛ أَيُصَلِّي فِيهِ.

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: مَنْ يُعْذِرُنِي مِنْ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ سَمِعْتُ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الحَسن و الحُسين رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

ابن ابی نعم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے اور اس نے اس میں نماز پڑھی ہے ؟ حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا آپ کون ہیں ؟ اس نے جواب دیا میں اہل عراق میں سے ہوں آپ نے فرمایا اس آدمی کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے ۔ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسینؓ اور ان کے بھائی حسنؓ کے بارے میں سُنا ہے کہ یہ دونوں اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

## اعجاز رسول اللہ ﷺ سے سیدنا علیؓ شفاء یاب ہوئے

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وُجِعْتُ وَجَعاً شَدِيداً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ وَقَامَ يُصَلِّي وَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ يَا عَلِيُّ، قَدْ بَرِئْتَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ وَمَا دَعَوْتُ لِنَفْسِي بِشَيْءٍ إِلا دَعَوْتُ لَكَ مِثْلَهُ. وَمَا دَعَوْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدِ اسْتُجِيبَ لِي. أَوْ قَالَ: قَدْ أُعْطِيتُ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ لِي: لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا آپؐ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی پھر مجھے اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپؐ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپؐ پھر تشریف لائے اور کپڑا اٹھا کر فرمایا علیؓ کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا اور میں بیماری سے ٹھیک ہو چکا تھا گویا اس سے پہلے مجھے کوئی بیماری ہی نہیں تھی آپ ﷺ نے فرمایا، میں نے اپنے لیے جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے وہ ہی دعا آپؓ کے لیے بھی مانگی ہے۔ اور میری دعا قبول ہو گئی ہے البتہ میرے بعد کوئی نبی ہے۔

## علیؓ کو قتل کرنے والا قوم صالح کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والے کی طرح بد بخت ہے

كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أَنَاساً مِنْ بَنِي مُدْلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ أَوْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ

يَعْمَلُونَ ﴿﴾ قَالَ: قُلْتُ: إِنْ شِئْتَ فَجِئْنَاهُمْ فَنَظَرْنَا إِلَىٰ عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ. فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ حَتَّى اضْطَجَعْنَا فِي ظِلِّ صُورٍ مِنَ النَّخلِ وَفِي دَقعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا. فَوَاللهِ مَا أَنْبَهَنَا إِلا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقعَاءِ الَّتِي نِمْنَا فِيهَا. فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِعَلِيٍّ: مَالَكَ يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى مما عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. ثُمَّ قَالَ: أَلا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ: رَجُلَيْنِ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلَى على هَذِهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَرْنِهِ حَتَّى يُبِلَّ مِنْهَا هَذِهِ وَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم غزوۃ العشیرۃ میں بطن ینبع کے مقام پر ایک دوسرے کے ساتھی تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ ہم نے وہاں پر بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک کنویں یا کھجوروں کے درختوں کے کام میں مصروف تھے۔ سیدنا علیؓ نے مجھ سے فرمایا اے ابوالیقظان کیا خیال ان کے پاس نہ جا کر دیکھیں کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ میں نے کہا جیسے آپ کی مرضی چنانچہ ہم وہاں گئے اور کچھ دیر ان کے کام کو دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے چھوٹے درختوں کے سائے اور بنجر زمین میں لیٹ گئے اور سو گئے خدا کی قسم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگایا آپؐ ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا رہے تھے اور جس بنجر زمین پہ ہم سوئے اس سے ہمارے جسم خاک آلود ہو گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھ کر فرمایا اے ابوتراب آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپؐ نے یہ بات علیؓ پر مٹی دیکھ کر فرمائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو دو بدبخت ترین آدمیوں کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا! ہاں یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے فرمایا! قوم ثمود کا احیمر نامی شخص جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اور دوسرا وہ شخص ہے جو علیؓ آپ کو یہاں (سر پر) ضرب لگا کر شہید کرے گا۔ آپ نے اپنا ہاتھ علیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا یہاں سے بہنے والے خون سے آپ کی داڑھی تر ہو جائے گی۔

## نبی کریمؐ نے اپنی زندگی کی آخری گفتگو کا شرف صرف علیؓ کو عطا کیا

أخبرني محمد بن قدامة، قال: حدثنا جرير عن مغيرة عن أم موسى قالت: قالت أم سلمة: وَالَّذِي تَحْلِفُ بِهِ أُمُّ سَلَمَةَ، إِنَّ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ عَهْداً بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيٌّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ غَدَاةَ قُبِضَ رَسُولُ الله،

فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَعَلَ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَجَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ عَرَفْنَا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ، وَكُنَّا عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَئِذٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكُنْتُ فِي آخِرِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ ثُمَّ جَلَسْتُ أَدْنَاهُنَّ مِنَ الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَكَانَ آخِرَ النَّاسِ بِهِ عَهْداً، جَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ

سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ سب سے آخری انسان جس سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ خاص گفتگو کی ہے وہ سیدنا علیؓ تھے۔ جس روز صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ سیدہ ام سلمہؓ کہتی ہیں: میرا خیال ہے کہ اس دن آپؐ نے سیدنا علیؓ کو کسی کام سے بھیجا تھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: کیا علیؓ آ گئے ہیں؟ یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے سیدنا علیؓ حاضر ہوئے تو ہم نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، اس لئے ہم آپؐ کے گھر سے باہر چلی گئیں، اس دن ہم (ازواج مطہرات) رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کی غرض سے سیدہ عائشہؓ کے حجرے میں جمع تھیں، سب سے آخر میں میں اس گھر سے باہر نکلی تھی، میں دروازے کے پیچھے ان دونوں کے سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی، سیدنا علی المرتضیٰؓ آپؐ کی بات سننے کے لیے آپؐ پر جھکے نبی کریمؐ نے اپنی زندگی کی آخری گفتگو صرف علیؓ سے فرمائی یوں سیدنا علیؓ کو یہ شرف عظیم حاصل ہوا، اس گفتگو میں رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے کچھ خاص اور راز و نیاز کی باتیں کی۔

## سیدنا علیؓ تنزیل قرآن کی طرح تاویل قرآن کے لیے بھی جہاد کریں گے

أخبرنا إسحاق بن إبراهيم ومحمد بن قدامة عن جرير عن الأعمش، عن إسماعيل بن رجاء، عن أبيه، عن أبي سعيد الخدري قال: كُنَّا جُلُوساً نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَرَمَى بِهِ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلاً يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا رضي الله عنه قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا قَالَ: لَا، وَلَكِنْ صَاحِبُ النَّعْلِ

سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپؐ نے اسے سیدنا علیؓ کو دیا کہ وہ اس کو گانٹھ (مرمت کر) دیں اور وہ اسے گانٹھنے لگے پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ میں

ہوں آپؐ نے فرمایا: نہیں پھر سیدنا عمر فاروقؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں آپؐ نے فرمایا: نہیں پھر آپؐ نے فرمایا وہ شخص علیؓ ہیں جو اس وقت جوتوں کو گانٹھ رہے ہیں۔